Q. No. 2 (i) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ سوال نمبر 2 (i)

ز صاحبین رح :- صاحبین سے مراد امام ابو حنیفہ رح کے دو شاگرد ہیں ① امام ابو یوسف رح یعقوب بن ابراھیم ② امام محمد بن حسن شیبانی رح

Q. No. 2 (ii) سوال نمبر 2 (ii)

ز ii عائلی زندگی :- عائلی زندگی سے مراد خاندانی زندگی ہے جسمیں انسان اپنے بیوی، بچوں اور ماں باپ کے ساتھ رھتا ہے۔

Q. No. 2 (iii) سوال نمبر 2 (iii)

تقویٰ کے فوائد :- ① ان اللہ یحب المتقین یعنی اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتے ہیں ② دنیا و آخرت میں بے حساب اجر ملتا ہے ③ اس کے ذریعے انسان گناہوں سے بچتا ہے۔

Q. No. 2 (iv) سوال نمبر 2 (iv)

بنی اسرائیل کا انبیاء کے ساتھ سلوک :- بنی اسرائیل نے انبیاء کی نافرمانی کی اور تقریباً 70 ہزار انبیاء کو ناحق قتل کیا۔

Q. No. 2 (v) سوال نمبر 2 (v)

پچھلی قوموں کی تباہی کا سبب :- ① جب کوئی غریب آدمی پکڑا جاتا تو اسکو سزا دیتے اور جب کوئی مالدار آدمی پکڑا جاتا تو اسکو سزا نہیں دیتے تھے۔ ② ناپ تول میں کمی ③ لواطت اور خواہش کی پیروی ④ انبیاء کی نافرمانی

Q. No. 2 (vi) سوال نمبر 2 (vi)

اربعین کے مصنف کا نام :- یحییٰ بن شرف الدین لقب :- امام نوویؒ

Q. No. 2 (vii) سوال نمبر 2 (vii)

قرآن مجید میں ہمسایہ کی اقسام :- تین قسمیں بیان کی گئی ہیں
① جاری ذی القربیٰ یعنی رشتہ دار پڑوسی ② جاری الجنب یعنی اجنبی پڑوسی
③ الصاحب بالجنب یعنی ہم مجلس ساتھی ۔

Q. No. 2 (viii) سوال نمبر 2 (viii)

جہاد میں کامیابی کی شرائط :- ① ثابت قدمی ② ذکر اللہ (اللہ کے ذکر) کی کثرت ۔

Q. No. 2 (ix) سوال نمبر 2 (ix)

ھاروت اور ماروت :- دو زمینی فرشتے تھے جو شہر بابل میں بنی اسرائیل کی آزمائش کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے ۔

Q. No. 2 (x) سوال نمبر 2 (x)

مبلغ کے دو اوصاف :- ① مبلغ بہت باصبر متقی اور تحمل والا ہوتا ہے اسکی مثال آپؐ ہے ② مبلغ دانائی اور اچھے وعظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا پیغام دوسروں تک پہنچاتا ہے۔

Q. No. 2 (xi) سوال نمبر 2 (xi)

نصاریٰ :- نصاریٰ حضرت عیسیٰؑ کی قوم ہے جو کہ حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے تھے ہیں اور یہ تین خداؤں کے مدعی ہیں ان کو عیسائی بھی کہتے ہیں۔

Q. No. 2 (xii) سوال نمبر 2 (xii)

① تہلیل :- تہلیل کہتے ہیں لا الٰہ الا اللہ ② تحمید :- الحمد للہ کو کہتے ہیں۔

Q. No. 2 (xiii) سوال نمبر 2 (xiii)

جواب :۔ حضرت سلیمانؑ کے دور میں جادو اور ٹوٹکے کا رواج تھا

Q. No. 2 (xiv) سوال نمبر 2 (xiv)

① ریاض الصالحین ② المنہاج فی شرح مسلم بن حجاج

Q. No. 2 (xix) سوال نمبر 2 (xix)

جواب :۔ امام ابوحنیفہؒ کا اصل نام نعمان بن ثابت الکوفی ہے۔

Q. No. 2 (xv) سوال نمبر 2 (xv)

① صحیح بخاری ② صحیح مسلم ③ جامع ترمذی ④ سنن ابی داود
⑤ سنن نسائی ⑥ سنن ابن ماجہ

Q. No. 2 (xvi) سوال نمبر 2 (xvi)

① پتھروں پر ② درخت کے پتوں پر ③ کھالوں پر ④ اونٹ کی ہڈی پر

Q. No. 2 (xvii) سوال نمبر 2 (xvii)

آیت کا ترجمہ: ہم نے قرآن مجید کو نازل کیا اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں۔

Q. No. 2 (xviii) سوال نمبر 2 (xviii)

جواب :- امام ھمام بن منبہ نے ۔

Q. No. 2 (xx) سوال نمبر 2 (xx)

جواب :- میانہ روی سے مراد درمیانی راہ ہے یعنی ہر کام میں افراط و تفریط و کمی پیشی سے بچنا اور اعتدال اختیار کرنا ۔

Q. No. 3 (i) سوال نمبر 3 (i)

ترجمہ:- عنقریب لوگوں میں سے بے وقوف لوگ کہیں گے کہ کس چیز نے مسلمانوں کو ان کے قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ (پہلے) تھے۔

Q. No. 3 (ii) سوال نمبر 3 (ii)

سفہاء:- یہ جمع ہے سفیہ کی اسکے معنی ہیں بے وقوف یہاں اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔

Q. No. 3 (iii) سوال نمبر 3 (iii)

جواب:- اس آیت میں قبلہ اول یعنی بیت المقدس سے منہ موڑنے کی بات ہو رہی ہے۔

Q. No. 4 (i) (Page 1) سوال نمبر 4 (i) (صفحہ 1)

① آیت کا ترجمہ :- البتہ تحقیق موسیٰؑ تمہارے پاس واضح نشانیوں کے ساتھ آئے پھر تم نے انکے بعد بچھڑے کو معبود بنایا درآنحالیکہ تم ظلم (ناانصافی) کر رہے تھے۔

② تشریح :- اس آیت کریمہ میں حضرت موسیٰؑ کی قوم بنی اسرائیل کا گئے بچھڑے کو اپنا معبود بنانے کا تذکرہ ہے۔

⇐ واقعہ :- اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا شروع میں بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ کی بات مان رہے تھے جب حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر اللہ سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے تو پیچھے ایک شخص جسکا نام سامری تھا اس نے بنی اسرائیل کو گمراہ کیا سامری نے انکے لیے سونے کا ایک بچھڑا بنایا اور انکو کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے تم اسکی پیروی کرو حضرت ہارونؑ نے بنی اسرائیل کو بہت سمجھایا کہ یہ تمہارا معبود نہیں ہے تم اسکی عبادت کرکے اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو لیکن قوم نے انکی بات کو نہیں مانا اور وہ بچھڑے کی عبادت کرتے رہے اور اللہ کے ساتھ شرک کرتے اور انکے دل میں بچھڑے کی محبت پیوستہ ہو گئی جسکے سبب اللہ رب العزت نے ان پر ذلت اور محتاجی اتاری، حضرت موسیٰؑ کوہ طور سے تشریف لائے تو حضرت ہارونؑ کو غصہ کیا حضرت ہارونؑ نے موسیٰؑ کو پورا ماجرا سنایا تو وہ سمجھ گئے اس آیت کریمہ میں اسی واقعہ کا تذکرہ ہے

Q. No. 4 (i) (Page 2) سوال نمبر 4 (i) (صفحہ 2)

Q.No.4(ii)(Page 1) سوال نمبر 4 (ii) (صفحہ 1)

① آیت کا ترجمہ :- کیا تم چاہتے ہو کہ تم سوال کرو اپنے رسول سے جیسا کہ سوال کیا گیا موسیٰؑ سے ۔ اس سے پہلے اور جو کفر کو ایمان سے تبدیل کرے گا پس تحقیق وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا ۔

② تشریح :- اس آیت کریمہ میں کفار و مشرکین مکہ کو خطاب کیا گیا ہے کہ تم ماقبل قوموں کا طریقہ اختیار نہ کرے کہ جس طرح بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ سے کثرت سوال کرتے تھے جسکی وجہ سے وہ سیدھے راستے سے بھٹک گئے اللہ رب العزت نے ان پر طرح طرح کے عذاب نازل کیے تو لہذا اگر تم بھی بنی اسرائیل کا طریقہ اختیار کرو گے تو تم پر بھی اسی طرح سزائیں آئینگی اور تمہیں بھی اسی طرح کا عذاب دیا جائے گا لہذا تم کثرت سوال سے بچو اور اچھی چیز کی پیروی کرو ۔

Q. No. 4(ii) (Page 2) سوال نمبر 4 (ii) (صفحہ 2)

کفر کا ایمان سے تبادلہ :- یعنی تم میں سے جس نے اپنے خواہش نفسانی کی پیروی کی اور انبیاء اور اپنے نبی کی پیروی نہیں کی وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

Q. No. 5 (i) سوال نمبر 5 (i)

حدیث کا ترجمہ :- (ایک صحابی نے عرض کیا! اے رسول ﷺ) مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتائیے کہ میں اسکے بارے میں آپکے علاوہ کسی اور سے نہ پوچھوں آپ ﷺ نے فرمایا کہو کہ میں ایمان لایا پھر اس پر قائم رہو۔

Q. No. 5 (ii) سوال نمبر 5 (ii)

حدیث کا ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک وہ اپنی خواہش کو اس چیز کے تابع نہ کر دے جو میں لے کر آیا ہوں۔

Q. No. 6(i) (Page 1) سوال نمبر 6 (i) (صفحہ 1)

① اولاد کے فرائض :-

1 اہمیت :- جس طرح ماں باپ کے ذمہ ضروری ہیکہ وہ اپنی اولاد کا خیال رکھے انکی کفالت کرے انکی تربیت کرے اسی طرح اولاد کے ذمہ بھی ضروری ہیکہ وہ اپنے والدین کا خیال رکھیں انکے ساتھ حسن سلوک کریں ۔

2 حسن سلوک :- قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے بہت سے مقامات پر والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے ۔ وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا ۔ سورۃ بقرہ میں ہے لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا ۔ سورۃ لقمان میں ہے ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا ۔ انسان کو غور و فکر کرنی چاہئے کہ اسکے والدین نے اسکو پالا پوسا اسکو جب بولنے نہیں آتا تھا تب بھی اسکو پالا اسکو چلنے جب نہیں آتا تھا تب اسکو اپنے پاس رکھا غرض والدین کے ہم پر بہت سے احسانات ہیں ہمارے اس دنیا میں آنے کا سبب والدین بنے لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے ۔

3 ادب واحترام :- قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے فرمایا فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما ۔ کہ تم اپنے والدین کے سامنے اف تک نہ کہو اور انکو مت جھڑکو اور ان سے اچھے انداز میں بات کرو ۔ اگر والدین بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائے تو تم انکی خوب خدمت کرو ان سے بد سلوکی سے مت پیش آؤ ۔

4 والدین کا درجہ :- آپ ﷺ نے فرمایا ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہیں ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے لہذا اگر والدین راضی

Q. No. 6 (i) (Page 2) سوال نمبر 6 (i) (صفحہ 2)

تو اللہ رب العزت بھی راضی اور اگر والدین ناراض تو اللہ رب العزت بھی ناراض

ر) ماں کی خدمت جہاد سے افضل ہے:۔ ایک صحابیؓ آپؐ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں آپؐ نے فرمایا تمہاری والدہ زندہ ہے صحابیؓ نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے فرمایا تم انکی خدمت کرو

ر) اولاد کے مال میں والدین کا حق:۔ آپؐ نے فرمایا "انت ومالک لابیک" کہ تم اور تمہارا مال تمہارے والدین کا ہے یعنی اگر والدین اولاد کے مال میں سے کوئی چیز لیتے ہیں تو انکے ممنوع نہیں ہے۔

Q. No. 6 (ii) (Page 1) سوال نمبر 6 (ii) (صفحہ 1)

(1) انفرادی عدل:۔ انفرادی عدل یہ ہے کہ انسان اپنے گھر میں اپنے خاندان والوں کے ساتھ جو زندگی گزار رہا ہے اسمیں عدل وانصاف کرے کسی کے ساتھ کمی زیادتی نہ کرو قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے فرمایا:۔ اعدلوا ولو کان ذا قربی وبعھد اللہ اوفوا۔ یعنی تم عدل کرو اگرچہ سامنے تمہارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور اللہ کے وعدہ کو ہر حال میں پورا کرو۔ بے عدل انسان اللہ کے عذاب کا مستحق ہوتا ہے ماقبل جن امتوں کو ہلاک کیا گیا ان میں ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ عدل نہیں کرتے تھے لہذا انسان کو ہر صورت میں عادل رہنا چاہیئے۔

(2) اجتماعی عدل:۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے "اعدلوا ھو اقرب للتقوی" کہ تم عدل کرو کیونکہ یہ عدل اختیار کرنا

Q. No.6(ii)(Page 2) سوال نمبر6(ii) (صفحہ 2)

انسان کو متقی بناتا ہے انسان کو چاہیئے کہ جب بھی اسے کوئی عہدہ ملے اسے کسی جگہ امیر اور بڑا بنا دیا جائے تو وہ سب لوگوں کے درمیان عدل وانصاف سے کام لے اس عہدہ کا فائدہ اٹھا کر اگر وہ ناانصافی کرتا ہے تو اللہ رب العزت قیامت کے دن اس پر اسکی ضرور پکڑ کرے گا کیونکہ اس نے اللہ کے حکم کو توڑا ہے۔

Q.No.7 سوال نمبر 7 فقہ حنفی کی خصوصیات :۔

① شرف اوّلیت :۔ فقہ حنفی کو اللہ رب العزت نے اپنے فضل سے شرف اولیت بخشا کہ اسمیں درمیانی راستہ اختیار کیا گیا ہے نہ افراط ہے اور نہ تفریط ۔

② شرف قبولیت :۔ اللہ رب العزت نے فقہ حنفی کو قبولیت بخشی اسی وجہ سے اس مسلک کے پیروکار بہت سے لوگ ہے ۔

③ کثرت مسائل :۔ امام ابو حنیفہؒ وہ اول شخص ہیں جنہوں نے تدوین فقہ کا کام کیا آپؒ نے اپنے زمانہ میں چالیس افراد پر مشتمل ایک شوریٰ قائم کی تھی جنمیں آپ کے شاگرد امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ بھی ہوتے ۔ یہ لوگ کثرت سے فقہی مسائل کا استباط کرتے ۔

④ تقدیری مسائل :۔ امام ابو حنیفہؒ بے حد ذہین تھے اسی وجہ سے آپ نے بہت سے ایسے مسائل جو ابھی تک پیش نہ آئے لیکن عقلاً ان کا امکان تھا وہ بھی نکالے ۔

⑤ وسعت و پھیلاؤ :۔ فقہ حنفی یہ واحد فقہ ہے کہ جو بہت وسیع دائرہ میں پھیلے ہوئی ہے اور اسکے پیروکار کثرت سے پائے جاتے ہیں اور یہ فقہ تمام تر تعصبات سے پاک ہے ۔